سوال

(69) میت کے بارے میں سوالات

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1۔ دفنانے کے بعد روح اپنا وقت آسمان پر گزرتی ہے یا قبر میں یا دونوں جگہ؟

2۔ موت کے بعد غسل جنازے اور دفن ہونے تک انسانی روح پر کیا بیتتی ہے۔ اس کے کیا احساسات ہوتے ہیں۔

3۔ کیا وہ رشتہ داروں کو دیکھتا اور ان کی آہ بکا کو سنتا ہے جسم کو چھونے سے اسے تکلیف ہوتی ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ قبر میں بعد از سوال مومن کی روح علیین میں اور کافر کی سجین میں چلی جاتی ہے۔ لیکن ہر روح کا مستقر سے معنوی اتصال بدستور قائم رہتا ہے اور یہ اتصال دنیاوی زندگی کئے مشابہ نہیں ہوتا بلکہ اس کے قریب تر حالت سوئے ہوئے انسان کی ہے۔ بظاہر اس کی روح اتصالی شکل میں کوئی جگہ گھومتی پھرتی ہے۔ اور بعض علماء نے اس کو سورج کی شعاعوں سے بھی تشبیہ دی ہے۔ جو دور دور تک پھیلتی جاتی ہیں۔

چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمة اللہ علیہ اپنے مطبوعہ فتاویٰ میں فرماتے ہیں:

''ان ارواح المومنين فى عليين وارواح الكفار فى سجين ولكل روح اتصال وهو اتصال معنوي لايشبه الاتصال فى الحياة الدنيا بل اشبه شئى به حال النائم انفعالا وشبهة بعضهم بالشمس اي بشاع الشمس وہذا مجمع ما افترق من الاخبار ان محل الارواح فى عليين و سجين و من كون افنية الارواح عند افنية قبورہم كما نقله ابن عبد البر عن الجمهور''

''اور شیخ ابن باز رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''ابن عبدالبر رحمة اللہ علیہ کا قول یعن روحوں کا عالم قبور میں ہونا اور مالک رحمة اللہ علیہ کا قول یعنی روحیں جہاں چاہتی ہیں کھاتی پتی ہیں۔ یہ اقوال ضعیف ہیں۔ کیونکہ قرآن کے ظاہر کے مخالف ہیں۔ قرآن کا ظاہر دلالت کرتا ہے کہ ارواح اللہ کے ہاں ممسک (نہیں) ہیں۔ انہیں نعمتیں اور عذاب اللہ کی مشیت کے تحت پہنچتا رہتا ہے۔ اس میں کوئی مانع (رکاوٹ) نہیں کہ ان پر عذاب اور نعمتیں پیش ہوں۔ پھر سب بدن یا اس کے بعض اجزاء کو اس کا احساس بھی ہو اور مشار الیہ دلیل اللہ کا ارشاد ہے:

اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا

(حاشیہ فتح الباری:3/223)

نیز ایک صحیح حدیث میں ہے:

ان امسکت نفسی فارحمھا وان ارسلتھا فاحفظھا» صحیح البخاری کتاب الدعوات رقم الباب (13) ح(6320)

مذید تفصیل کےلئے ملاحظہ ہوLشرح العقیدۃ الطحاویۃ ص389اور391۔392)فتح الباری 4/243) بمعہ حاشیہ شیخ ابن باز رحمۃ اللہ تعالیٰ)

نمبر4۔اس دوران میں بھی من وجہ روح کا تعلق بلااعادہ بدن سے قائم رہتا ہے۔جس کا احساس اسے مختلف امور میں کرادیا جاتا ہے۔مثلاً صالح انسان شدت سے ثواب موعود کا منتظر رہتا ہے جبکہ نافرمان پریشانی کا اظہار کرتا ہے۔اس پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں بایں الفاظ تبویب قائم کی ہے:

باب قول المیت وھو علی الجنازۃ قدمونی» صحیح البخاری کتاب الجنائز رقم الباب

''باب اس بات کا کہ میت اس وقت جب کہ اس کی لاش چارپائی پر ہوتی ہے یہ کہتی ہے مجھے جلدی لے چلو۔''

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص242

محدث فتویٰ